5- ستارے

ولادت: ۱۹۱۰ء

وفات: ۱۹۷۵ء

ن۔ م۔ راشد

www.ilmkidunya.com

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
جوئے	نہر	نوحہ	رونا/ گریہ
نغمہ	گیت	ترنم	گانا، گنگنانا
خُلد	جنت	مدبھرے	مست / نشیلے
انجم	ستارا	نور پارہ	روشنی کا ٹکڑا
وسعت	پھیلاو / کشادگی	خاک داں	مجازادنیا
دِیار	شہر	گہوارہ	بچوں کو سُلانے کا جھولا
مدہوش	بدمست	لطافت	نرمی / نزاکت
ہستی	زندگی		

اشعار کی تشریح

www.ilmkidunya.com

شعر نمبر۔1

نکل کر جوئے نغمہ زارِ ماہ و انجم سے فضا کی وسعتوں میں ہے رواں آہستہ آہستہ
بہ سوئے نوحہ آباد جہاں آہستہ آہستہ نکل کر آرہی ہے اک کتان ترنم سے

www.ilmkidunya.com

تشریح:

ن۔ م۔ راشد کہتے ہیں حضرت انسان کی ابتداء بصورت حضرت آدم جنت میں ہوئی یعنی انسان نے اپنا پہلا قدم جنت میں رکھا اور جنت ہی اُس کا آبائی گھر ہے۔ ان اشعار میں ن۔ م۔ راشد آسمان پر چمکتے ہوئے ستاروں کے بارے میں کہتے ہیں چاند اور ستاروں کی جنت سے گیت گاتے ہوئے ایک ندی بر آمد ہوئی جو آسمان کی وسعتوں میں

www.ilmkidunya.com

آہستہ آہستہ بہہ رہی ہے۔ یہ ستارے ایک ندی کی شکل میں غم و آلام سے بھری ہوئی دنیا کی طرف آ رہے ہیں۔ اس ندی کے شور میں ایک ترنم ہے ایسا لگتا ہے کہ یہ ترنم کسی باغ سے نکل کر آ رہی ہے۔

شعر نمبر۔2

ستارے اپنے میٹھے مدبھرے ہلکے تبسم سے کیے جاتے ہیں فطرت کو جواں آہستہ آہستہ

سُناتے ہیں اسے ایک داستاں آہستہ آہستہ دیارِ زندگی مدہوش ہے اُن کے تکلم سے!

تشریح:

شاعر ایک تصوراتی دنیا کے بارے میں بتاتے ہوئے اس احساس کو اُجاگر کرتے ہیں کہ ستارے اپنے میٹھے، سریلی اور مدہوش کر دینے والی مسکراہٹ سے قدرتی مناظر کی خوبصورتی اور حسن میں اضافہ کر رہے ہیں فطرت ان کی موجودگی سے شگفتہ اور جوان نظر آرہی ہے یہ ستارے آہستہ آہستہ باتیں کر رہے ہیں اور اپنی کہانی سنا رہے ہیں ان کی باتوں کے انداز میں ایک طلسماتی اثر ہے جو ذی روح یہ باتیں سنتا ہے ان میں مستی اور مدہوشی پیدا ہو گئی ہے۔

www.ilmkidunya.com

انسان آج بھی ہمہ تن گوش ہے اور ستاروں کی مسکراہٹ اور داستانوں کو خوشی، دلچسپی اور لگن سے سنتے ہیں اور یہ پراثر داستانیں انہیں نیم خوابیدہ دنیا میں لے جاتی ہیں۔ ستاروں کا چمکنا، جگمگانا مدھم سُروں والی بولی سے کم نہیں۔

شعر نمبر۔3

یہی عادت ہے روز اولیں سے ان ستاروں کی

چمکتے ہیں کہ دنیا میں مسرت کی حکومت ہو

چمکتے ہیں کہ انسان فکر ہستی کو جلاڈالے

تشریح:

روز اوّل سے ستاروں کا یہی طریقہ کار رہا ہے کہ وہ جگمگاتے، جھلملاتے رہتے ہیں اور ایک ایسا تاثر پیدا کرتے ہیں جیسے ہر طرف خوشی، مسرت، نشاط کا دور دورہ ہو۔ شاعر کہتا ہے کہ آسمان پر ستاروں کی موجودگی بے مقصد نہیں ہے روز اول سے اسی طرح اپنی عادت کے مطابق چمکتے ہیں ان کی چمک دمک کا مقصد یہ ہے کہ دنیا میں خوشی اور مسرت کا دور دورہ ہو۔ ہر طرف شادمانی ہو۔ ان

ستاروں کے چمکنے کا مقصد یہ ہے کہ انسان دنیا کے غموں سے آزاد ہو کر خوشحال زندگی گزارے اور دنیا کے غم بھلا دے۔

ستاروں کی یہ مد بھری خوشیاں ہمیں پیغام دیتی ہیں کہ انسان زندگی کے مسائل کو بھول جائے۔ یعنی غم روزگار کی کوئی پروانہ کرے اور جیسے خود ستارے، بے خوف، خوشی اور بے پرواہ چمکتے گنگاتے ہیں انسان بھی اسی طرح بے فکر ہو جائے اور ہستی ہے۔

www.ilmkidunya.com

شعر نمبر۔4

لیے ہے یہ تمنا ہر کرن ان نور پاروں کی

کبھی یہ خاک دوں گہوارہ حسن و لطافت ہو

کبھی انسان اپنی گم شدہ جنت کو پھر پا لے!

تشریح:

ن۔ م۔ راشد ستاروں کے دل کی بات کرتے ہیں جو در حقیقت اُن کے اپنے دل کی بات ہے کہ اوپر آسمانوں پر چمکنے والے ہر ماہ پارے، ستارے کے وجود سے پھوٹنے والی ہر کرن اپنے اندر ایک پیغام لیے ہوئے زمین والوں تک پہنچتی

ہے۔ نور کے ان ٹکڑوں یعنی ستاروں کے کرن کی یہ خواہش ہے کہ خاک سے بنی ہوئی یہ دنیا حسن و خوبصورتی کا ایک گہوارہ بن جائے ہر طرف حسن و محبت کا راج ہو امن و آشتی کا دور دورا ہو۔ اور انسان ایک بار پھر اس جنت کو حاصل کرے جس سے وہ نکالا گیا تھا اور دنیا میں بھیج دیا گیا تھا۔ ستارے پر امید ہیں کہ ایک دن ایسا ضرور آئے گا جب انسان اپنی گم شدہ جنت کی تلاش کرتے کرتے اپنی پہلی والی جنت کو پھر پالے گا۔ (کلیاتِ راشدؔ، لاہور، ماورا پبلشرز بار دوم 1991ء)

* ن۔م۔ راشدؔ نے سانیٹ کی ہیئت میں بھی تجربے کیے ہیں۔ درج بالا سانیٹ کے آخری چھے مصرعوں کو دو بند میں تقسیم کرکے ہر بند سے کی ترتیب ج۔د۔ر رکھ دی ہے۔

www.ilmkidunya.com